شعر و سخن

حضرت خبیبؓ کی شہادت

عبدالعزیز خالد

جو محبوس ہے وہ خبیبؓ وفاخو
شہادت کی غازی دعا مانگتا ہے

اسے کس نے زنداں میں انگور بھیجے
نگہبانِ زنداں تحیر زدہ ہے

وہ بیٹھا ہے آغوش میں سبط حارث
بہ انگشت ابن عدی استرہ ہے

لرز اٹھی ماں دیکھ کر یہ نظارہ
کہ بدلے سے دشمن کہاں چوکتا ہے

نہیں ہے مزاج آشنائے مسلماں
بالآخر تو وہ اک زن مشترکہ ہے

"کبھی منتقم ہو نہ مردِ مسلماں
گناہِ پدر میں پسر بے خطا ہے

نہیں اس کو مجھ سے کوئی خطرہ جاں کا
ترے دل کو بے کار دھڑکا لگا ہے

نعیم و خیابان و فردوس و ماویٰ
خدا کے چہیتوں کا مہماں کدہ ہے

سوئے خلد جاتا ہوں میں دار پر سے
مری راہ اہلِ جہاں سے جدا ہے

فدا اس پہ کرتا ہوں یہ جانِ شیریں
مدینے میں جو خوش قد و خوش لقا ہے

کرو جسمِ مصلوب کے ٹکڑے ٹکڑے
جو اہلِ خدا ہے اسے خوف کیا ہے؟